پچاس طواف کرنے والی فضیلت کس کو حاصل ہوگی؟ حدیث پاک کی شرح

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ پچاس طواف والی فضیلت ایک ہی بار کے سفر میں کرنے والے کے لیے ہے یا ساری زندگی کے پچاس مکمل ہو جائیں؟ دونوں صورتوں میں سارے ہی طواف شمار ہوں گے، خواہ حج و عمرہ کے طواف ہوں یا نفلی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا، وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسا کہ اُس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اُسے پیدا کیا۔" اِس روایت پر کلام کرتے ہوئے شارحین حدیث نے لکھا کہ مرادِ حدیث یہ ہے کہ مسلمان کے نامہِ اعمال میں پچاس طواف کا ثواب موجود ہونا چاہیے، اب خواہ وہ پچاس طواف ایک ہی سفر میں کر لیے جائیں یا ساری زندگی میں مکمل کیے جائیں، دونوں صورتوں میں یہ فضیلت حاصل ہے۔ جہاں تک اِس بات کا تعلق ہے کہ طواف سے کون سا طواف مراد ہے، تو شارحینِ حدیث کی کتابوں میں یہ تصریح نظر سے نہیں گزری، البتہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ "من طاف بالبیت" کی عمومیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کہنا ممکن ہے کہ طواف سے مراد ہر طرح کا طواف ہے، خواہ وہ حج و عمرہ کے طواف ہوں یا نفلی طواف ہوں۔

ابو عیسیٰ امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 279ھ/892ء) حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من طاف بالبيت خمسين مرة خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه۔ ترجمہ:

جس شخص نے بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا، وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو پیدا کیا تھا۔ (جامع الترمذی، جلد 02، باب ما جاء فی فضل الطواف، صفحہ 209، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت)

"المصنف لابن ابی شیبۃ" میں ہے: من طاف بالبيت خمسين أسبوعا، خرج من الذنوب كيوم ولدته أمه۔ ترجمہ: جو شخص بیت اللہ کے سات چکر (ایک طواف کے حساب سے) پچاس مرتبہ پورے کرے، وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسا اس دن تھا، جس دن اُس کی ماں نے اُسے پیدا کیا تھا۔ (المصنف لابنِ ابی شیبۃ، جلد 03، صفحہ 123، مطبوعہ مکتبۃ الرشد)

اِس حدیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ عبد الروف مُناوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1031ھ/1621ء) لکھتے ہیں: المراد أن الخمسين توجد في صحيفته ولو في عمره كله لا أنه يأتي بها متوالية۔ ترجمہ: مراد یہ ہے کہ "پچاس مرتبہ طواف ہونا" اُس کے نامہ اعمال میں پایا جائے، خواہ یہ پچاس طواف مکمل زندگی میں کیے ہوں۔ یہ مراد نہیں کہ اُس حاجی یا معتمر نے ایک ہی سفر میں پے در پے یہ طواف کیے ہوں۔ (فیض القدیر، جلد 06، صفحہ 175، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

ابو العباس حافظ محب الدین طبری رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (وِصال: 1031ھ/1621ء) لکھتے ہیں: قال أهل العلم: وليس المراد أن يأتي بها متوالية في آنٍ واحد، وإنما المراد أن يُوجد في صحيفة حسناته، ولو في عمره كله۔ ترجمہ: اہلِ علم نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں کہ یہ طواف ایک ہی وقت میں مسلسل انجام دیے جائیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ انسان کی نیکیوں کے دفتر میں یہ عمل کہیں بھی موجود ہو، خواہ مکمل زندگی میں ادا کیے ہوں۔ (القِری لقاصد أم القری، صفحہ 325، مطبوعہ المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، لبنان)

اِس روایت میں طواف سے کون سا طواف مراد ہے، اُسے سمجھنے کے لیے اصولِ فقہ کا یہ بنیادی قاعدہ پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ "العام يبقى على عمومه حتى ياتي ما يخصصه" یعنی "جب کوئی حکم عام الفاظ میں آئے تو وہ عام ہی رہتا ہے، جب تک کہ کوئی دوسری دلیل اسے خاص نہ کر دے۔" جب ہم زیرِ بحث

حدیث پر اِس اصول کا اطلاق کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس میں "مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ "(جس نے بیت اللہ کا طواف کیا) کے عام الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ شارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، اس طواف کو کسی خاص نوع مثلاً "طوافِ حج" یا "طوافِ عمرہ" کے ساتھ مقید نہیں فرمایا۔ لہٰذا، جب حکم میں کوئی قید نہ ہو تو وہ پھر اپنے عموم پر رہتا ہے۔ اس دلیل کو مزید تقویت اس بات سے ملتی ہے کہ ذخیرۂ حدیث میں کوئی ایسی دوسری نص (تخصیص) موجود نہیں، جو اس عظیم فضیلت کو صرف کسی مخصوص طواف تک محدود کرتی ہو اور نفلی طواف کو اس سے خارج کرتی ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9373

تاریخ اجراء: 22 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/19 جون 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net